Al-Mahdi Research Journal
Vol. 2, No. 1 (Jan-March 2021)
ISSN (p): 2789-4142 ISSN (e):2789-4150

برطانوی مسلم علماء کے قرآنیات سے متعلقہ کام کا تجزیاتی مطالعہ

The Analytical Study of the British Muslim Scholar about the Quranic Literature

Dr. Sultan Mahmood Khan [1]
Horia Akhtar[2]
Sajjad Ali[3]

Abstract:

In this Article, the Quranic work and services of the Britain Muslim Ulema have been analyzed. The purpose of studying the above-mentioned topic is to highlight the importance of Quranic work by the Muslims in the region which has been the workplace of the Orientalist. One could see that the Muslim Ulema seem to impress by the work style of the Orientalists in the West especially in the UK.
Key Words: Exegesis of Quran, UK Muslim Ulema, Orientialist, Culture, Islam

ضیاءالدین سردار

تعارف اور ابتدائی حالات:

ضیاءالدین سردار پاکستانی پنجاب کے موجودہ ضلع اوکاڑہ کی تحصیل دیپالپور میں 31 اکتوبر 1951ء کو پیدا ہوئے۔ ضلع اوکاڑہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کا ایک ضلع ہے۔ اس کا مرکزی شہر اوکاڑہ ہے۔ لاہور سے 110 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ مشہور شہروں میں اوکاڑہ، رینالہ خورد اور دیپالپور شامل ہیں۔ اور یہی سردار صاب کا آبائی گاؤں بھی ہے جو کہ اب ایک بڑا شہر بن چکا ہے۔ سردار صاب کہتے ہیں کہ جب میری عمر چھے سال تھی تب میں نے قرآن مجید باقاعدہ پڑھنا شروع کیا شروع شروع میں میری والدہ نے مجھے قرآن پڑھانا شروع کیا مگر کچھ عرصہ بعد مجھے مسجد کے ساتھ ملحق مدرسے میں قرآن پڑھنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ قاری صاحب نے ابتدائی قاعدہ پڑھانے کے بعد آخری پارہ پڑھانا شروع کر دیا۔ مکتب میں روزانہ

[1] Assistant Professor, The Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur Email:sultan.mahmood@iub.edu.pk
[2] M.Phil. Scholar, The Islamia University of Bahawalpur, horia.akhtar@gmail.com
[3] M.Phil. , The Islamia University of Bahawalpur

قرآن پڑھنے سے پہلے وضو کرتے پھر ایک تپائی کے پیچھے بیٹھ جاتے قاری صاحب کے ہاتھ میں ایک چھڑی ہوتی تھی سبق یاد نہ کرنے والوں کی خوب پٹائی کی جاتی۔ اور یوں ایک ایک پارہ کرکے پورے قرآن کو مکمل کیا۔

سردار صاحب کہتے ہیں کہ جب میری عمر 9 سال تھی تو میری پوری فیملی لندن منتقل ہو گئی۔ وہ کہتے ہیں کہ 1960ء کی ابتداء میں جب ہم لندن منتقل ہوئے تو اس وقت لندن میں چند مساجد تھیں اب وہ ایک برطانوی پاکستانی اسکالر، ایوارڈ یافتہ مصنف، ثقافتی نقاد اور عوامی دانشور ہے جو مسلم فکر، اسلام، مستقبل اور سائنس اور ثقافتی تعلقات میں ماہر ہے۔ 50 سے زیادہ کتابوں کا مصنف اور ایڈیٹر ہے اور پراسپیکٹ میگزین نے ان کا نام برطانیہ کے اعلیٰ 100 عوامی دانشوروں میں شامل کیا ہے اور دی انڈیپنڈینٹ اخبار نے انھیں 'برطانیہ کا مسلم polymath[4] کہا ہے سردار صاحب کہتے ہیں کہ اس سے پہلے کہ میں قرآن کو معانی کے ساتھ پڑھنا شروع کرتا، میں نے مقدس کتاب سے جذباتی روابط استوار کر لئے تھے۔ میں نے متن سے گہری محبت محسوس کی۔ جہاں تک میری والدہ کا تعلق ہے، وہ ساری قرآن سے محبت تھی۔ خدا سے محبت اس کے الفاظ سے محبت۔ یہ ایک گہرا، ہمہ گیر، غیر مشروط پیار تھا- جیسے اپنے بیٹے کی ماں کے ساتھ۔

لندن میں اپنے قرآن پڑھنے کے معمولات کے بارے سردار کہتا ہے کہ یہ یکسر بدل گئے اور میری ماں اور باپ کو ہفتے کے پانچ دن کام کرنا پڑتا اور صرف ہفتہ اور اتوار کے دو دن ملتے جب میں قرآن ان سے سیکھتا۔ میں اپنی والدہ کے سامنے بیٹھ جاتا اور کچھ آیات پڑھتا۔ وہ ترجمے کی مدد سے اردو میں ان کے معنی بیان کرتی تھیں۔ تبھی میں ان ہی آیات کا انگریزی ترجمہ پڑھتا تھا۔ تب ہم بات چیت کرتے اور بعض اوقات مفہوم پر متفق نہیں ہوتے تھے۔

سردار صاحب اپنی شادی کی روئداد بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ پاکستانی ہندوستانی رواج کے مطابق میری والدہ نے میری پیدائش سے ہی پہلے میری کزن صالحہ کو میری بیوی کے طور پر فائنل کر رکھا تھا۔ وہ مغربی کلچر میں رہنے کی وجہ سے اس کو معیوب اور حیران کن انداز میں پیش کرتا ہے کہ ایسی لڑکی کو میرا ساتھی قرار دے دیا گیا جسے میں جانتا ہی نہیں تھا جس سے میری کبھی ملاقات بھی نہیں ہوئی تھی سردار صاحب نے سٹی یونیورسٹی، لندن میں طبیعیات اور پھر انفارمیشن سائنس پڑھی۔ سعودی عرب کے شہر جدہ، شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی میں پانچ سالہ دور کے بعد جہاں وہ حج کا سب سے اہم مقام بنا، مکہ مکرمہ اور مشرق وسطی کے سائنس میگزین نیچر اور نیو سائنسدان کے نمائندہ کی حیثیت سے کام پر واپس آیا۔ 1982 میں، انہوں نے بطور رپورٹر لندن ویک اینڈ ٹیلی ویژن میں شمولیت اختیار کی اور رجحان ترتیب دینے والے ایشیئن پروگرام ایسٹرن آئی کو شروع کرنے میں مدد کی۔ 1980 کی دہائی کے اوائل میں، وہ اس کے بانیوں میں شامل تھے، جو مسلم ممالک پر توجہ مرکوز کرنے والے نظریات اور پالیسی کا میگزین ہے، جس نے اسلام میں اصلاح پسندانہ فکر کو فروغ دینے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ انکوائری میں ترمیم کرتے ہوئے، انہوں نے شکاگو میں ایسٹ ویسٹ یونیورسٹی میں پالیسی اور فیوچر اسٹڈیز کے لئے سنٹر

[4] پولیمتھ ایک فرد ہوتا ہے جس کا علم خاصے مضامین پر محیط ہوتا ہے، جو مخصوص مسائل کو حل کرنے کے لئے علم کے پیچیدہ جہتوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

قائم کیا۔[5] سردار وزیر تعلیم انور ابراہیم کے مشیر کی حیثیت سے کوالالمپور منتقل ہوگئے۔ ابراہیم ملائیشیا کے نائب وزیر اعظم بن گئے اور من گھڑت الزامات کے تحت قید کے بعد، اپوزیشن لیڈر بنے۔ وہ سن 1990 کی دہائی کے آخر میں مڈل سیکس یونیورسٹی میں سائنس اسٹڈیز کے وزٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے کام کرنے، اور نیو اسٹیٹس مین کے لئے لکھنے کے لئے واپس لندن آیا، جہاں وہ بعد میں کالم نگار بن گئے۔ 1999 میں، وہ فیوچر پالیسی، منصوبہ بندی اور مستقبل کے ماہانہ جریدے کے ایڈیٹر مقرر ہوئے، اور فنون اور تصویری ثقافت کے مائشبھیت جریدے، تھرڈ ٹیکسٹ میں شامل ہوگئے۔ 2001 سے 2013 تک، وہ مڈل سیکس یونیورسٹی میں اسکول آف لاء میں لاء اینڈ سوسائٹی کے پروفیسر رہے۔[6]

لندن ویک اینڈ ٹیلی ویژن سے رخصت ہونے کے بعد، سردار نے بی بی سی اور چینل 4 کے لئے متعدد پروگرام لکھے اور پیش کیے، انہوں نے 1983 میں بی بی سی کے لئے کاؤنٹر ز برائے اسلام کا تصور پیش کیا، اور دو سال بعد اس کا 13 گھنٹے کا انٹرویو سیریز فیس بک آف اسلام تھا۔ TV3 (ملائیشیا) اور ایشیاء کے دوسرے چینلز پر نشر کیا گیا۔ 1990 میں، انہوں نے بی بی سی کے انٹینا کے لئے اسلامی سائنس کے بارے میں ایک پروگرام لکھا اور پیش کیا اور 1995 کے اوائل میں ان کا چھٹا حصہ چینل 4 پر نشر کیا گیا۔ انہوں نے بی بی سی 2 کے لئے 90 منٹ پر مشتمل فلم، اسلام کے لئے انتہائی شہرت یافتہ تصنیف لکھی اور پیش کی۔ 2005 اور اس کے بعد ملاؤں اور فوج کے درمیان، چینل 4 کی ڈسپیچس سیریز کے لئے پاکستان پر ایک 50 منٹ کی دستاویزی فلم تیار کی۔ جولائی 2011 میں نشر ہونے والی، بی بی سی 2 کے لئے، زندگی میں تین گھنٹے کی ایک دستاویزی فلم "لائف آف محمد" لکھی۔ وہ اینڈریو مارشو اور ہارڈ ٹاک سمیت متعدد ٹیلی ویژن پروگراموں میں نمودار ہو چکے ہیں اور 2006 اور 2007 کے دوران اسکائی نیوز ورلڈ نیوز ٹونٹی کے پینل کے باقاعدہ رکن تھے۔ وہ مختلف فلمی فلسفیانہ مباحثوں میں نظر آتے ہیں۔[7]

سردار UK کے مساوات اور انسانی حقوق کمیشن (مارچ 2005ء - دسمبر 2009) کے پہلے کمشنروں میں شامل تھے۔ انہوں نے 2009 اور 2010 کے دوران کابینہ کے دفتر، لندن میں عبوری قومی سلامتی فورم کے ممبر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ان کی صحافت اور جائزے دی گارڈین، دی انڈیپنڈنٹ، ٹائمز، برطانیہ کے ہفتہ وار میگزین، نیو اسٹیٹس مین اور ماہانہ

[5] Ziauddin Sardar, 'British, Muslim, Writer', in *Other Than Identity: The Subject, Politics and Art* edited by Juliet Steyn, Pluto Press, London, 2006 p.68-69

[6] Ehsan Masood, 'Introduction: the Ambiguous Intellectual', in Ehsan Masood, editor, How Do You Know: Reading Ziauddin Sardar on Islam, Science and Cultural Relations Pluto Press, London, 2006, p1

[7] Ehsan Masood, 'Introduction: the Ambiguous Intellectual', in Ehsan Masood, editor, How Do You Know: Reading Ziauddin Sardar on Islam, Science and Cultural Relations Pluto Press, London, 2006, p1

میگزین میں شائع ہوئے ہیں۔ سردار کے آن لائن کام میں گارڈین کے لئے ایک سال طویل منصوبہ، 'بلاگنگ قرآن' ، شامل ہے، جو 2008 میں شائع ہوا تھا۔[8]

2009 میں، سردار نے ناکارہ مسلم انسٹی ٹیوٹ کو ایک بنے ہوئے معاشرے کے طور پر دوبارہ شروع کیا جو فکر، علم، تحقیق، تخلیقی صلاحیتوں اور کھلی بحث کی نشوونما کی تائید اور فروغ دیتا ہے۔ اور تنظیم نو مسلم انسٹی ٹیوٹ ٹرسٹ کا چیئر بن گیا۔ سن 2011 میں، سہ ماہی تنقیدی مسلم، خیالات کی بنیاد پیدا کرنے والا ایک جرنل، جس نے اسلام اور مسلم ثقافت کی نئ تعلیم حاصل کرنے کی جستجو کی، اس کا آغاز مسلم انسٹی ٹیوٹ اور ہارسٹ اینڈ کمپنی نے مشترکہ طور پر کیا۔[9]

2014 میں، سردار نے ایسٹ ویسٹ یونیورسٹی میں سینٹر فار پالیسی اینڈ فیوچر اسٹڈیز برائے سینٹر فار پوسٹ نارمل پالیسی اینڈ فیوچر اسٹڈیز کے نام سے دوبارہ لانچ کیا، جو پوسٹورنل ٹائمز پر اپنے حالیہ کام پر زیادہ توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ قومی زندگی کی کہانیاں نے برٹش لائبریری کے زیر اہتمام سائنس اور مذہب کے جمع کرنے کے لئے 2016 میں ضیاءالدین سردار کے ساتھ زبانی انٹرویو کیا[10].

سردار نے ایک اسکالر کی حیثیت سے زندگی گزاری ہے اور پوری دنیا میں وسیع سفر کیا ہے۔ 1974 سے 1979 تک، وہ سعودی عرب کے شہر جدہ میں مقیم رہے، جہاں انہوں نے شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی میں حج ریسرچ سنٹر کے لئے کام کیا۔ اس عرصے کے دوران، انہوں نے مسلم دنیا میں اپنی پہلی کتاب، سائنس، ٹیکنالوجی اور ترقی (کُرم ہیلم، 1977) کی تحقیق کرتے ہوئے تصنیف کی۔ 1980 کی دہائی کے اوائل میں، انہوں نے شکاگو میں ایسٹ ویسٹ یونیورسٹی میں پالیسی اور فیوچر اسٹڈیز سنٹر قائم کرنے سے پہلے، ایک اہم مسلم میگزین 'انکوائری' کی ترمیم کی۔ 1990 کی دہائی کے دوران، وہ کوالالمپور میں مقیم تھے۔ وہ شکاگو اور دی ہیگ میں اور قاہرہ میں مختصر مدت کے لئے بھی رہا ہے۔[11]

---

[8] ony Stevenson, 'Ziauddin Sardar: Explaining Islam to the West' in *Profiles in Courage: Political Actors and Ideas in Contemporary Asia*, editors, Gloria Davies, JV D'Cruz and Nathan Hollier, Australian Scholarly Publishing, Melbourne, 2008, page 80.

[9] Ziauddin Sardar interviewed by Tony Fry, 'On Erasure, Appropriation, Transmodernity, What's Wrong with Human Rights and What's Lies Beyond Difference', *Design Philosophy Papers Collection Four*, edited by Anne-Marie Wallis, Team D/E/S Publications, Ravensbourne, Australia, 2008, 83–91.

[10] Ziauddin Sardar interviewed by Tony Fry, 'On Erasure, Appropriation, Transmodernity, What's Wrong with Human Rights and What's Lies Beyond Difference', *Design Philosophy Papers Collection Four*, edited by Anne-Marie Wallis, Team D/E/S Publications, Ravensbourne, Australia, 2008, 83–91.

[11] Ehsan Masood, 'Introduction: the Ambiguous Intellectual', in Ehsan Masood, editor, How Do You Know: Reading Ziauddin Sardar on Islam, Science and Cultural Relations Pluto Press, London, 2006, p3

تصانیف:

ضیاء الدین سردار اسلام اور عصری ثقافتی امور کے بارے میں ایک نامور مصنف سمجھے جاتے ہیں، انہوں نے 30 برسوں کے دوران پچاس کے قریب کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں سے درج ذیل زیادہ اہمیت کی حامل ہیں:

- A Person of Pakistani Origins, Hurst, London, 2018
- Editor, The Postnormal Times Reader, CPPFS/IIIT, London, 2017 with Jeremy Henzell-Thomas), Rethinking Reform in Higher Education, IIIT, London, 2017
- Islam Beyond the Violent Jihadis, Biteback, London, 2016
- Mecca: The Sacred City, Bloomsbury, London, 2014
- Future: All That Matters, Hodder Education, London, 2013
- Muhammad: All That Matters, Hodder Education, London, 2012
- Muslims In Britain: Making Social and Political Space, Routledge, London, 2012 (edited with Waqar Ahmad)
- Reading the Qur'an, Hurst & Co, London; Oxford University Press, New York, 2011
- Breaking the Monolith: Essays, Articles and Columns on Islam, India, Terror and Other Things That Annoy Me, ImprintOne, Delhi, 2008
- Balti Britain: A Journey Through the British Asian Experience, Granta, London, 2008
- How Do You Know? Reading Ziauddin Sardar on Islam, Science and Cultural Relations, Pluto Press 2006 (Introduced and edited by Ehsan Masood). ISBN 978-07453-2515-6.
- What Do Muslims Believe? Granta, London, 2006.
- Desperately Seeking Paradise: Journeys of a Sceptical Muslim, Granta, London, 2005
- Islam, Postmodernism and Other Futures: a Ziauddin Sardar reader, Pluto Press, London 2004 (introduced and edited by Sohail Inayatullah and Gail Boxwell)
- The A to Z of Postmodern Life: Essays on Global Culture in the Noughties, Vision, 2002
- Aliens R Us: The Other in Science Fiction Cinema, Pluto Press, London, 2002 (Edited with Sean Cubitt)
- The Third Text Reader on Art, Culture & Theory, Continuum, London, 2002 (Edited with Rasheed Araeen and Sean Cubitt)
- The Consumption of Kuala Lumpur, Reaktion Books, London, 2000.
- Thomas Kuhn and the Science Wars, Icon Books, Cambridge, 2000
- Orientalism (Concepts in the Social Sciences Series), Open University Press, 1999
- Rescuing All Our Futures: The Future of Future Studies, Adamantine Press, London
- Postmodernism and the Other: New Imperialism of Western Culture, Pluto Press, London, 1997
- Explorations in Islamic Science, Mansell, London, 1989; Centre for the Studies on Science, Aligarh, 1996

- Muslim Minorities in The West, Grey Seal, London, 1995 (edited with S. Z. Abedin)
- How We Know: Ilm and the Revival of Knowledge, Grey Seal, London, 1991
- An Early Crescent: The Future of Knowledge and Environment in Islam, Mansell, London, 1989
- The Revenge of Athena: Science, Exploitation and the Third World, Mansell, London, 1988
- Science and Technology in the Middle East: A Guide to Issues, Organisations and Institutions, Longman, Harlow, 1982
- The Touch of Midas: Science, Values and the Environment in Islam and the West, Manchester University Press, Manchester, 1982

Information and the Muslim World: A Strategy for the Twenty-first Century, Islamic Futures and Policy Studies, Mansell Publishing Limited, London and New York 1988

- Shaping Information Systems of the Islamic World, Mansell, London, in 1988
- Islamic Futures: The Shape of Ideas to Come, Mansell, London, 1986
- The Future of Muslim Civilisation, Mansell, London, 1979
- Hajj Studies, Crown Helm, London, 1979
- Islam: Outline of a classification scheme, Clive Bingley, London, 1979
- Muhammad: Aspects of a Biography, Islamic Foundation, Leicester, 1978
- Science, Technology and Development in the Muslim World,
- Croom Helm, London; Humanities Press, New Jersey; 1977 .[12]

محمد مارماڈیوک پکتھال (M.M. Pickthal):

محمد مارماڈیوک پکتھال 7 اپریل 1875ء کو انگلستان میں سفک کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام چارلس پکتھال تھا جو کہ چلی فورڈ (Chillesford) کے مقامی گرجاگھر میں پادری تھا۔ انہوں نے ہیرو(ہارو) (Harrow) کے مشہور پبلک سکول سے تعلیم حاصل کی[13].

دوران تعلیم ان کی طبیعت کافی ناساز رہتی تھی لیکن انہوں نے پھر بھی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی اور اپنی مادری زبان سے علاوہ جرمن، ہسپانوی اور فرانسی زبان بھی سیکھیں۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی عمر سے زیادہ مشہور اور اپنی عمر سے زیادہ ذہین تھے[14].

[12] Ehsan Masood, 'Introduction: the Ambiguous Intellectual', in Ehsan Masood, editor, *How Do You Know: Reading Ziauddin Sardar on Islam, Science and Cultural Relations*, Pluto Press, London, 2006.

[13] راہی، اختر، مارماڈیوک پکتھال، محدث میگزین، (لاہور: مکتبہ جدید پریس، مارچ 1972)، جلد 3، 638

[14] اردو دائرہ معارف اسلامی، پکتھال، جلد 5، 638

فطری طور پر پکتھال کو یورپ کی آب وہوا پسند نہیں تھی۔ سکول کی تعلیم کے بعد پکتھال سیر و سیاحت کی غرض سے اپنے ایک دوست مسٹر ڈولنگ کے پاس فلسطین چلا گیا اور یہی وہ سفر تھا جس سے مارماڈیوک پکتھال سے محمد مارماڈیوک پکتھال بنا[15]۔ مارماڈیوک پکتھال نے کئی سال فلسطین، عراق مصر اور شام میں گزارے اور یہاں انھیں مسلمانوں کے رسم و رواج اور دیہی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے موقع ملا۔ جس سے وہ بہت زیادہ متاثر ہوئے اور انھوں نے اپنے تاثرات کو اپنی تصنیف (Oriental Encounter) میں بیان کیا ہے۔ 1913 میں پکتھال نے ترکی کا سفر کیا جہاں انھوں نے ترک مسلمانوں کی سیاسی اور معاشرتی زندگی کا مطالعہ کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب خلافت عثمانیہ میں اندرونی خلفشار پیدا ہو چکا تھا اور بیرونی طاقتیں سلطنت عثمانیہ کو " مرد بیمار" سمجھ کر استعماری قوتیں ہڑپ کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھیں۔ ترکی کے اندر اور باہر شازشوں کے جال بچھ چکے تھے۔[16]

مارماڈیوک پکتھال کو ترک مسلمانوں سے بڑی ہمدردی تھی اور ترکی سے واپس آکر انھوں نے اپنے ان مشاہدات کو مقالوں کی صورت میں تحریر کیا ہے۔ جس کی اشاعت New Age میں سلسلہ وار ہوتی رہی۔

عرب ملکوں کی سیاحت کے بعد مارماڈیوک پکتھال نے " مطالعہ اسلام" جاری رکھا۔ جب اسلام کی صداقت حقانیت ان کے دل میں پوری طرح گھر کر گئی تو انھوں نے دسمبر 1914ء میں لندن میں قبول اسلام کا اعلان کر دیا۔ پکتھال کا کہنا تھا:

" اس کی زندگی کا پر امن اور عافیت بخش دور حلقہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد شروع ہوا"

1920 میں ممبئی آگئے اور ہندوستان کے مشہور اخبار(Bombay Cronical) کے ادارے میں فرائض سر انجام دیے6-1920ء میں شروع ہونے والی تحریک خلافت میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ 1924 میں اعلیٰ حضرت نظام دکن کے توسط سے چادر گھاٹ سکول کے پرنسپل مقرر ہوئے۔

اکتوبر 1928 میں نظام دکن نے پکتھال کو دو سال کی رخصت دی کہ وہ اپنا انگریزی ترجمہ مکمل کریں اور ترجمہ کی اصلاح اور مشورہ کی غرض سے جامعتہ الازہر یونیورسٹی مصر گئے۔ اور آخر کار دسمبر 1930 میں زیور طبع ہوا8-1935 میں پکتھال واپس انگلستان آئے۔ جہاں اسلام کی تبلیغ کا کام جاری رکھا اور آخر کار 19 مئی 1936ء کو حرکت قلب رکنے کے باعث اس جہاں فانی سے رخصت ہو گئے۔[17]

---

[15] راہی، اختر، مارماڈیوک پکتھال، محدث میگزین، جلد 3، 137

[16] اردو دائرہ معارف اسلامی، پکتھال، جلد 5، 638

[17] راہی، اختر، مارماڈیوک پکتھال، محدث میگزین، جلد 3، (139-140)

تعلیمی خدمات:

1. Said the fisherman (1903)
2. The valley of the kings (1909)
3. Veiled women (1913)
4. Knights of araby (1917)
5. The house of war (1916)
6. Oriental encounters (1918)
7.the early hours (1921)
8. The Meaning Of The Glorious Koran (1930)[18]

شیخ مفتی سیف الاسلام:

پیدائش:

مفتی سیف الا اسلام ۶ اگست 1974 کو بنگلہ دیش کے ضلع سلہٹ کے قصبے بسوانتھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد علی اور دادا کا نام سید علی تھا۔ آپ سات بہن بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھے۔ پہلے آپ کا نام شمس الا اسلام رکھا گیا لیکن بعد میں آپ کے چچا نے سیف الا اسلام رکھا۔

برطانیہ آمد:

یکم / اپریل ۱۸۹۱ کو آپ کے والد نے بیوی بچوں سمیت برطانیہ جانے کا فیصلہ کیا اور انگلینڈ کے علاقے یورک شائر کے شہر بیڈ فورڈ میں مقیم ہو گئے۔

تعلیم:

۱۸۹۷ میں ۳۱ سال کی عمر میں ہی شیخ مفتی سیف الا اسلام نے بریڈ فورڈ کی جامعہ مسجد توکلیہ میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اردو، فقہ تاریخ اسلامی، تجوید، نحو اور صرف وغیرہ جیسے بنیادی مضامین بھی پڑھ لیے تھے۔ ۱۸۹۸ میں مفتی سیف الا اسلام نے عالم دین بننے کیلئے بری کے بڑے مدرسے "دار العلوم" میں داخلہ لیا۔ ۱۹۹۵ میں ۲۰ سال کی عمر میں علوم اسلامیہ میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا اور آخری سال میں مفتی شبیر احمد، شیخ امام الحق اور شیخ بلال جیسے قابل اساتذہ سے " صحاح" ستہ کتابیں پڑھیں۔

جامعہ خاتم النبیین (JKN) کا قیام:

[18] Eveyman's nictionary of Literary Biography: English, American, by D.C. Browning , p. 526.

۱۹۹۶ میں مفتی شیخ سیف الا اسلام نے بڑی محنت و کاوش سے اپنے گھر پر ایک مدرسے "جامعہ خاتم النبیین" کی بنیاد رکھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم آج ایک مین الا قوامی ادارے کی حیثیت اختیار کر چکا ہے

ذمہ داریاں:

"جامعہ خاتم النبیین" کے متولی کے علاوہ آپ مندرجہ ذیل شعبوں میں اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

1۔ "المومن" میگزین کے مدیر

۲۔ "جمعیت علماء" برطانیہ کے ناظم

۳۔ "مجلس تحفظ" ختم نبوت کے نائب ناظم

۴۔ "اظہار حق" (Oldham) کے نائب ناظم

اس کے علاوہ آپ نے بنگلہ دیش میں کئی دینی مدارس بھی قائم کیے ہیں۔

تعلیمی خدمات۔

مفتی سیف الاسلام نے اپنے طالب علمی کے زمانے سے ہی قرآن پاک اور دوسرے اسلامی علوم پڑھانا شروع کر دیے تھے۔ جامعہ خاتم النبیین کے قیام تک آپ تقریباً اسلام کے تمام بنیادی علوم جیسا کہ فقہ، تجوید، اصول حدیث، اصول تفسیر وغیرہ پڑھا چکے تھے۔ آپ کی قرآنیات اور اسلامیات پر بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

1. Miracales of The Holy Quran
2. Pearls of Wisdom
3. Treasures of The Holy Quran
4. The Miracles of The Holy Prophet
5. Islamic Poems
6. Stories of The Childern[19]

محمد عبد الحلیم سعید (Muhammad Abdel Haleem)

ایم-اے-ایس عبد الحلیم مصر میں پیدا ہوئے۔ اور بچپن ہی میں قرآن پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی لی انھوں نے الازہر یونی ورسٹی قاہرہ (مصر) سے تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد کیمبرج یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ (PH.D) کا امتحان پاس کیا۔ ایم-اے-ایس عبد الحلیم 1966 سے لندن اور کیمبرج کی یونی ورسٹیوں میں عربی پڑھا رہے ہیں اور اس وقت وہ (SOAS) میں علوم اسلامیہ کے پروفیسر کی حیثیت سے اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں اور جرنل آف قرآنک سٹڈیز (JQS) کے مدیر بھی ہیں۔ 2008 میں انھیں ان کے یوم پیدائش کے موقع پر (OBE) کے عہدے سے

[19] Al-Qalam Press / Jan 11, 2014,Written by Muhammad Mujibur-Rahman Student of Shaykh Mufti Saiful Islam, Jamiah Khatamun Nabiyeen Bradford, UK — April 2010 Corresponding Rabiuth-Thani (1431 AH).

نوازہ گیا۔ پروفیسر عبدالحلیم عربی ادب و ثقافت میں اپنی خدمات کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کی عربی اور علوم اسلامیہ پر کئی تصانیف ہیں۔ اس کے علاوہ انسائیکلوپیڈیا اور 16 کتب میں بھی آپ کی تحریریں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل میگزین میں آپ کے تحقیقی پرچے شائع ہوتے رہتے ہیں۔

Journal of Quranic Studies Buttetin of the School of Oriental and African Studies. Islamic Quarterly Journal of Islam & Christian Muslim Relations.

آپ کو عربی انگریزی فرہنگ نویسی (Lexicography) کا بہت شوق ہیں۔ آپ نے (Dictionary of Quranic Usage) اور (Arabic Business Dictionary) کی تیاری میں بھی حصہ لیا۔ اس کے علاوہ ان کی قرآنیات پر مشہور تصنیف "Understandingthe Quran: Themes and style" بھی ہے۔ اور 2004 میں " آکسفورڈ کلاسک سیریز" میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی طرف سے ان کا قرآنیات پر کیا گیا سب سے عمدہ کام قرآن مجید کا ترجمہ:

(The Quran: A New Translation)

کے نام سے شائع ہوا۔

ڈاکٹر مہر علی

پیدائش:

ڈاکٹر مہر علی 1929 میں گھ۔ ہاٹ ضلع کھلنا (مغربی بنگال) میں پیدا ہوئے۔

تعلیم:

آپ نے ابتدائی تعلیم گھ۔ ہاٹ کے مقامی سکول سے حاصل کی۔ اس کے بعد میٹرک اور ایف کا امتحان ہوگلے محسن کالج اور قاضی نذرالکالج سے پاس کیا جہاں آپ نے دوسرے مضامین کے ساتھ عربی اور تاریخ کے مضامین بھی پڑھے۔ اس کے بعد بی۔ اے اور ایم۔ اے (تاریخ) کا امتحان ڈھاکہ یونیورسٹی سے پاس کیا۔ آپ نے 1963 میں سکول آف افریقہ اینڈ اورینٹل سٹڈیز (SOAS) سے ڈاکٹریٹ (Ph.D) کا امتحان پاس کیا آپ کے مقالہ کا عنوان :

"The Bengal Reaction to Christian Missionary Activities (1833-1857)" تھا۔ اسی دوران آپ نے وکالت کی تعلیم بھی جاری رکھی اور اور 1964 میں لنکن ان (Lincoln's Inn) سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔

تدریسی خدمات:

(1954-1955) تک Jessore Michael Madhusudan College میں، (1956-1955) تک گورنمنٹ کالج ڈھاکہ میں، (1956-1957) تک گورنمنٹ کالج چٹاگانگ میں اور 1957 میں گورنمنٹ کالج راج شاہی میں تاریخ کا مضمون پڑھایا۔ اس کے بعد (1958-1960) تک ڈھاکہ یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ سے وابستہ رہے۔

تصانیف:

1) A Brief Survey of Muslim Rule in India (1954)
2) Islam in Modern World (1958)
3) Tajrid al-Bukhari part I (1958)
4) Sirat al-Nabi and the Orientalists (1997)
5) A Word for Word translation of Quran (2003)
6) The Quran and The Orientalists (2004)

وفات:

آپ نے 11 اپریل 2007 کو وفات پائی۔[20]

برطانوی مسلم علماء کی قرآنی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ

1۔ تراجم قران کا تجزیاتی مطالعہ:

1.The Meaning of The Glorious Qur'an

قرآن پاک کے اس ترجمہ کے مترجم محمد مارماڈیوک پکتھال ہیں۔ یہ ترجمہ قرآن 1930ء میں شائع ہوا۔ محمد مارماڈیوک پکتھال اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں اس ترجمہ کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے اس ترجمہ کا مقصد انگریزی خواں طبقے کو اس بات سے آگاہ کرنا کہ دنیا بھر کے مسلمان قرآن حکیم کے الفاظ سے کیا مفہوم لیتے ہیں، قرآن حکیم کی ماہیت کو جامع الفاظ میں پیش کرنا اور ور انگریزی بولنے والے مسمانوں کی راہنمائی کرنا ہے اور میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی بھی شخص کسی بھی الہامی کتاب کو اس وقت تک عمدگی سے پیش نہیں کر سکتا جب تک اس کے الہامات اور پیغامات پر پوری طرح یقین نہ رکھتا ہو۔ یہ پہلا انگریزی ترجمہ ہے جو کسی مسلمان انگریز نے کیا ہے اس پہلے کیے گئے بعض تراجم میں ایسی تاویلات کی گئی ہی جو مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والی ہیں اور ان تراجم کا انداز بیاں ایسا ہے جو مسلمانوں کیلئے نا مناسب ہے۔

پکتھال اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں قرآن پاک کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن پاک ایک ایسی بلند پایہ کتاب ہے جس کا ترجمہ ممکن نہیں یہ میرا عقیدہ بھی ہے اور میرے شیوخ حضرات کا بھی میں نے اس ترجمے کو

[1. http://www.bmri.org.uk (Information derived from an interview with Dr. Mohar Ali in June 2006(By Professor M. A. J. Beg, MA (Rajshahi), PhD (Cambridge University).]

علمی انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور اس میں مناسب زبان کا استعمال کیا ہے تاکہ قاری کو سمجھنے میں دشواری نہ ہو لیکن یہ ترجمہ، قرآن مجید نہیں ہو سکتا کیوں کہ قرآن مجید تو بے مثل کلام ہے جو اتنا پر تاثیر کہ لوگ اس کے سنتے ہی آبدیدہ ہو جاے ہیں اور وجد میں آجاتے ہیں یہ تو صرف قرآن پاک کے مفہوم کو عربی زبان میں پیش کرنے کی ایک معمولی سی کوشش اور اس کے سحر کی عکاسی ہے یہ عربی قرآن کی جگہ نہیں لے سکتا اور نہ ہی یہ میرا مقصد ہے۔[21]

پکتھال کے ترجمے کے بارے میں علماء کی رائے:

1۔نو مسلم فاضلہ مریم جمیلہ محمد مارماڈیوک پکتھال کے ترجمے کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتی ہیں:

> "مجھے اس ترجمہ کہ مد مقابل کوئی ترجمہ نہیں ملا اس ترجمہ میں جو فصاحت و بلاغت اور انداز بیاں ہے وہ کسی اور ترجمہ میں نہیں بہت سے تراجم میں اللہ کیلئے لفظ " GOD " استعمال کرنے کی غلطی کی گئی ہے لیکن پکتھال نے ہر جگہ لفظ "اللہ" ہی استعمال کیا ہے اس میں اسلام کے پیغام میں مغرب کے قاری کیلئے بڑا تاثر پیدا ہوتا ہے۔"

2۔مولانا عبدالماجد دریا آبادی پکتھال کے ترجمہ قرآن کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

> "پکتھال اپنی زبان کا ادیب اور اہل قلم تھا اس کی زبان کی خوبی اور شائستگی کا کیا کہنا، اصلی قرآن کی جاذبیت اور زبان و بیان ایک حد تک ترجمہ میں منتقل ہو آئی ہے"[22]

پکتھال کے ترجمہ قرآن کی خوبیاں:

1۔پکتھال نے قرآنی اصطلاح "عبد" کی جو تعریف کی ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمین تعلق کو حقیقی معنوں میں پیش کرتی ہے آپ نے عبد کیلئے لفظ " slave " استعمال کیا ہے جو کہ مناسب ہے اس سے پہلے جتنے بھی تراجم کیے گئے سب میں " عبد " کیلئے لفظ " servant " استعمال کیا گیا تھا۔

2۔پکتھال نے "امی" کا ترجمہ " un-lettered " ان پڑھ (جو کسی سے پڑھا ہوا نہ ہو) کیا ہے جبکہ اس پہلے مترجمین اس لفظ کا درست ترجمہ کرنے میں ناکام رہے ہیں

3۔مارماڈیک پکتھال نے شیطان کے بارے میں واضح کیا کہ وہ جن تھا نہ کہ فرشتہ جب کہ اس سے پہلے مترجمین نے اسے فرشتہ قرار دیا تھا۔

خامیاں:

1۔پکتھال نے ترجمہ کرتے وقت نہایت عالمانہ اور ادبی انداز اپنایا ہے جس سے ایک عام قاری کو ترجمہ پڑھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

---

[21]

[22] راہی، اختر، مارماڈیوک پکتھال، محدث میگزین، جلد 137، 3

2۔پکتھال نے سورۃ الانبیاء کی آیت 18 میں " بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ " کا ترجمہ :

"Nay, but We hurl the true against the false, and it doth breaks its head" (نہیں، بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں تو یہ اس کا سر توڑ دیتا ہے)

کیا ہے جو کہ غلط ہے جبکہ اس کا درست ترجمہ:

"But we launch the truth against the untruth ,so its nullifies that"

(بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں تو یہ اسے منسوخ کر دیتا ہے)

ہے۔

3۔پکتھال نے سورۃ النمل کی آیت 11 کے ترجمہ کی وضاحت میں حضرت موسیٰؑ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کیے ہیں پکتھال لکھتا ہے: " Moses had been guilty of a crime in the Egypt "

(یعنی حضرت موسیٰؑ سے مصر میں ایک غلطی سرزد ہو گئی تھی)۔

4۔پکتھال نے سوائے چند سورتوں کے، سورتوں کے بارے میں ابتدائی معلومات فراہم نہیں کیں، جس سے قاری کو آیات کا مفہوم سمجھنے میں دشواری پیش آسکتی ہے۔

2."The Qur'an: A new translation."

محمد عبدالحلیم سعید (M A S Abdel Haleem) کا یہ ترجمہ 2004 میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس لندن سے شائع ہوا۔ یہ ترجمہ قرآن بلاشبہ ایک منفرد اور بے مثال ترجمہ ہے کیونکہ عبدالحلیم کو عربی اور انگریزی دونوں زبانوں پر جتنا عبور حاصل تھا اتنا کسی اور مترجم کو نہیں تھا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ خود عربی زبان بولنے والا تھا اور دوسرا وہ ایک عرصے سے انگلینڈ میں مقیم تھا اور اس کے علاوہ اس نے ایک لغت کی تالیف میں بھی حصہ لیا تھا جس کی وجہ سے اسے قدیم عربی اور جدید عربی دونوں پر عبور حاصل تھا۔ عبدالحلیم کے اکثر پیش رو مترجمین نے عربی محاورات کا ترجمہ کرتے ہوئے (King's james) محاورات کو استعمال کیا ہے جو کسی بھی مذہبی کتاب کے ترجمے کیلئے معیاری تسلیم کئے جاتے ہیں لیکن عبدالحلیم نے ان محاورات کا ترجمہ خود کیا ہے یہی وجہ ہے کہ عبدالحلیم کے ترجمے میں اصلیت پائی جاتی ہے۔

عبدالحلیم کے ترجمے کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ:

عبدالحلیم نے اپنے ترجمے کے تعارف میں حضور ﷺ کی حیات مبارکہ، عرب کی تاریخ، تدوین قرآن، وحی الٰہی، مکی اور مدنی سورتوں، نظم قرآن اور تفسیر میں مشکلات کے حوالہ سے بحث کی ہے اس کے علاوہ سابقہ تراجم قرآن پر ایک ناقدانہ نظر بھی ڈالی ہے۔

ترجمہ کی خصوصیات:

1۔عبدالحلیم نے اپنے ترجمہ میں جدید اور سادہ الفاظ کا استعمال کیا ہے تاکہ قاری کو ترجمہ سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

2۔عبدالحلیم نے اپنے ترجمہ میں الفاظ کا استعمال بہت کم کیا ہے اور حاشیہ بہت مختصر اور اشد ضرورت پڑنے پر لکھا ہے۔

3۔عبدالحلیم نے قرآن پاک کا ترجمہ خود اپنی سمجھ سے کیا ہے اور اور اس ترجمے کیلئے سابقہ تراجم قرآن پر بھروسہ نہیں کیا اور نہ ہی کسی مستشرق کے ترجمہ کا حوالہ دیا ہے۔

4۔عبدالحلیم نے ہر سورت کے ترجمہ سے پہلے اس کا مقام نزول،شان نزول اور وجہ تسمیہ بھی بیان کی ہے تا کہ قاری کو ترجمہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

3.A WORD FOR WORD MEANING OF QURAN

تعارف:

یہ ترجمہ قرآن تین جلدوں پر مشتمل ہے۔پہلی جلد میں سورۃ فاتحہ سے لیکر سورۃ ہود تک کا ترجمہ کیا گیا ہے۔دوسری جلد میں سورۃ یوسف سے سورہ فاطرہ تک کا ترجمہ کیا گیا ہے اور تیسری جلد سورۃ یٰسٓ سے سورۃ الناس تک کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔یہ ترجمہ " جمیعت احیاءوالمنہاج السنہ " کی طرف سے 2003 میں سنگ لندن سے شائع ہوا۔

ترجمہ کی خصوصیات:

1۔ڈاکٹر مہر علی نے آیات کا ترجمہ کرتے وقت دو کالم بنائے ہیں ایک کالم میں آیات کا متن اور ترجمہ رکھا ہے جبکہ دوسرے کالم میں مشکل الفاظ کے معانی رکھے ہیں جس سے قاری کو ترجمہ پڑھنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔

2۔ڈاکٹر مہر علی نے مشکل الفاظ کے معانی بیان کرتے وقت لغوی اعتبار سے بھی بحث کی ہے اور ایک لفظ کے تمام ممکنہ معانی بیان کیے ہیں اور پھر ان میں سے مناسب معنیٰ کا انتخاب کیا ہے۔

3۔الفاظ کا الگ الگ ترجمہ کرتے وقت ان کو نمبر بھی دیے ہیں تا کہ الفاظ کا معانی خلط ملط نہ ہوں۔

4۔ہر سورۃ کے ترجمہ سے پہلے اس کا مقام نزول،شان نزول،وجہ تسمیہ،سورۃ میں بیان کئے گئے مضامین اور سورۃ کے فضائل بھی بیان کئے ہیں۔

5۔جہاں ضرورت پڑی ہے وہاں ترجمہ کی تشریح بھی کی ہے اور معیاری اور مستند تفاسیر کا حوالہ دیا ہے۔

6۔حروف مقطعات کا ترجمہ نہیں کیا اور جمہور علماء کا موقف اختیار کرتے ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ کا راز قرار دیا ہے کہ ان کی مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

2۔قرآنیات پر لکھی گئی کتب اور تحقیقی مقالہ جات کا تجزیاتی مطالعہ:

1. THE QUR'ANANDTHE ORIENTALISTSAN
EXAMINATION OF THEIRMAIN THEORIES AND ASSUMPTION

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر مہر علی ہیں یہ کتاب پہلی بار 2004 میں " جمیعت احیاء منہاج السنۃ " کی طرف سے آکسفورڈ لندن سے شائع ہوئی۔اس کتاب کے مقدمے میں ڈاکٹر مہر علی اس کتاب کو تحریر کرنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مستشرقین قرآن پاک کے متعلق کیا آراء و نظریات رکھتے ہیں اس کی طرف میری توجہ

اس وقت ہوئی جب میں 1990 کی دہائی میں اپنی کتاب "سیرت النبی ﷺ اور مستشرقین" لکھ رہا تھا تو تب مجھ پر یہ بات واضح ہو گئی کہ مستشرقین کے اکثر خیالات و نظریات جو حضور ﷺ کے خلاف ہیں ان کا بالواسطہ یا بلا واسطہ ایک ہی مقصد ہے کہ قرآن پاک کی مخالفت کی جائے ان کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

" فَإِنَّهُمْ لاَ يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللهِ يَجْحَدُونَ "

کی تصدیق کرتا ہے۔ آخر کار 1999 کے اوائل میں میری نظر "Toby Lester" کے ایک آرٹیکل پر پڑی جس کا عنوان تھا "What is Quran" جس میں "سنا" میں دریافت ہونے والے قرآن مجید کے نسخے کے بارے میں لکھا گیا تھا میں نے اس کے تعاقب میں ایک آرٹیکل لکھا جو "The Quran and the Latest Oriental Assumption" کے نام سے ایک کتابچہ کی شکل میں شائع ہوا اس کے بعد میں نے اس موضوع پر عربی میں ایک اور تحقیقی مقالہ لکھا جو بعد میں انگریزی میں "The Quran and the Orientalists:A Brief Survey of Their Assumption" کے نام سے انگریزی میں شائع ہوا۔ اس کے بعد جب میں نے اس موضوع پر باقاعدہ یکام شروع کیا تو میری توجہ میری کتاب "سیرت النبی ﷺ اور مستشرقین" کے کچھ ابواب کی طرف ہوئی جس میں مستشرقین نے قرآن پاک پر اعتراض کیا کہ یہ وحی الہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتی تصنیف ہے جس کا ماخوذ یہودیت اور عیسائیت ہے مستشرقین کے ان اعتراضات کو دور کرنے کیلئے میں نے خیال کیا کہ کیونہ اس موضوع پر ایک باقاعدہ کتاب تصنیف کی جائے اور قارئین اس بات سے روشناس کرایا جائے کہ مستشرقین قرآن پاک کے بارے میں کیا آراء و نظریات رکھتے ہیں۔

یہ کتاب تین حصوں اور چودہ ابواب پر مشتمل ہے

حصہ اول: (On The Alleged Authorship of Muhammad)

یہ حصہ پہلے تین ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب کا عنوان ہے "The Allegation of Ambition and preparation for given out the Quran" اس باب میں ڈاکٹر مہر علی نے ولیم میور، ڈیوڈ سموئیل مارگولیوتھ اور منٹگمری واٹ کے قرآن حکیم کے بارے میں کیے گئے ان اعتراضات کے جوابات دیے ہیں جن میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن پاک وحی الہی نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی خواہشات کے مطابق ایسے خود تصنیف کیا ہے۔

دوسرے باب کا عنوان "The Alleged Borrowing From Judeo-Christain Sources" ہے اس باب میں ڈاکٹر مہر علی نے مستشرین کے ماخوذ قرآن پر لگائے گئے اعتراضات کا جواب دیا ہے مستشرقین کا کہنا ہے کہ قرآن پاک وحی الہی نہیں ہے بلکہ اس کا ماخوذ یہودی اور عیسائی دینی ادب (بائبل) ہے اس کی

ایک دلیل مستشرقین نے یہ دی ہے کہ حضور ﷺ نے بچپن میں اپنے تجارتی سفروں کے دوران یہودی اور عیسائی علماء سے ملاقاتیں کیں اوراس دوران آپ ﷺ نے ان سے بہت سارا دینی مواد حاصل کیا جسے بعد میں آپ ﷺ نے قرﷺ قرآن پاک کی شکل دے دیا۔

تیسرے باب کا عنوان "The Alleged Contemporary Errrors in Quran as Evidence of The Prophet Authourship" اس باب میں مہر علی نے مستشرقین کے ان اعتراضات کا جواب دیا ہے جن میں وہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں یہودیت اور عیسائیت سے متعلق بہت سی غلطیاں موجود ہیں مثلاً ان کا کہنا ہے کہ قرآن پاک نے "عقید تثلیث " کو غلط بیان کیا ہے اور اسی طرح حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالی کا بیٹا قرار دیا ہے جبکہ عہد نامہ قدیم نے اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں کی اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھانے کی بارے میں قرآن پاک نے غلط معلومات دی ہیں۔

حصہ دوم: The Orientalists On The Quranic Wahy

یہ حصہ چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں باب پر مشتمل ہے چوتھے باب کا عنوان " The Orientalists On The Quranic Wahy:The Views of Muir and Morgoiouth" اس باب میں مہر علی نے لیم میور کی کتاب "The life of Mahomat" ڈیوڈ سموئیل مارگولیوتھ کی کتاب "Muhammad and The Rise of Islam" اور منٹگمری واٹ کی کتاب "Muhammad at Mecca" میں وحی اور رویت باری تعالی سے متعلق اعتراضات کا جائزہ لیا ہے اور ان کے جوابات دیے ہیں۔

پانچویں باب کا عنوان " The Orientalists On The Quranic Wahy:The Views of Richard Bell" اس باب میں مہر علی نے رچرڈ بیل کے دو مقالوں "Mohammad's Call" اور "Muhammad's Visions" کا جائزہ لیا ہے اور بیل کے رویت باری تعالٰی اور وحی اور اس سے متعلق روایات پر اعتراضات کے جوابات دیے ہیں

چھٹے باب کا عنوان " The Orientalists On The Quranic Wahy Watts Treatment of Al-Zuhris Report on The Coming of Wahy" ہے اس باب میں مہر علی نے واٹ کا وحی کے بارے میں موقف کو پیش کیا ہے کہ واٹ نے وحی کے بارے میں اپنے پیش رو مستشرقین کے نظریات کو پروان چڑھایا ہے واٹ حضور ﷺ کے رویت باری تعالٰی کے متعلق کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتداء میں جب وحی نازل ہوئی تھی تو آپ کا خیال تھا کہ آپ خدا کو دیکھتے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا کہ رویت خاوندی کے بارے میں یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا کو نہیں دیکھا جا سکتا تو پھر آپ نے اپنا موقف بدیل کر لیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو نہیں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے۔

ساتویں باب کا عنوان "The Orientalists On The Quranic Wahy Watt's Theory of Intellectual Locution" ہے اس باب میں مہر علی نے وحی کا بارے میں مزید واٹ کے نظریات کا جائزہ لیا ہے اس باب کے آخر میں مہر علی نے وحی کے بارے میں مستشرقین کے اعتراضات کا قرآن حکیم کی روشنی میں جواب دیا ہے

حصہ سوم:The Orientalist on The History and The Text of Quran

یہ حصہ آٹھویں باب سے لیکر چودھویں باب تک سات ابواب پر مشتمل ہے آٹھویں باب کا عنوان ہے "On The History of Quran:Theodore Noldeke Assumption" اس باب میں مہر علی نے تاریخ قرآن کے بارے میں نولڈیکے کی کتاب "*Geshichte des Qorans*" کا جائزہ لیا ہے اور اس میں تاریخ قرآن سے متعلق اعتراضات کے جوابات دیے ہیں۔

نویں باب کا عنوان "On The History of Quran:Inflation of Noldeke's Assumption" اس باب میں مہر علی نے تاریخ قرآن کے حوالے سے ان مستشرقین کی کتب کا جائزہ لیا ہے جنہوں نے نولڈیکے کی کتاب کو بنیاد بنا کر کام کیا ہے ان کتب میں آرتھر جیفری کی کتاب "Material For The History of The Text of The Quran The old Codices" رچرڈ بیل کی کتاب "Introdudtion to The Quran" اور منٹگمری واٹ کی کتاب "Muhammad at Mecca" اور "Muhammad at Madina" شامل ہیں۔

دسویں باب کا عنوان "On The History of Quran:Revisionism at its Climax" ہے اس باب میں تاریخ قرآن کی اسناد کے سلسلے میں پروفیسر شاخت کی کتاب "Origin of Muhammadan Jurisprudence" این۔جے کولسن کی کتاب "A history of Islamic Law" اور میکس روڈسن کی کتاب "A critical Survey of Modern Studies on Muhammad" وغیرہ کا جائزہ لیا ہے ان کتب میں مستشرقین نے تاریخ قرآن کے بارے میں روایات کا تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔

گیارھویں باب کا عنوان "On The Text of the quran:the language and style and the theory of revision" ہے اس باب میں مہر علی نے مستشرقین کے متن قرآن کے بارے میں اعتراضات کا جائزہ لیا ہے کہ مستشرقین کے متن قران کے بارے میں بھی وہی نظریات ہیں جو وحی کے بارے میں تھے اس کے علاوہ اس باب میں ولیم ناسولیس کا قرآن پاک کے اسلوب اور زبان کے بارے میں نظریات کا جائزہ لیا ہے۔

بارھویں باب کا عنوان "On The Text of the quran:the so called foreign vocabulary and copyist's errors" ہے اس باب میں مہر علی نے مستشرقین کے مندرجہ ذیل اعتراضات کے جوابات دیے ہیں

1۔ مستشرقین کا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ نے یہودیوں اور عیسائیوں سے جو قصے کہانیاں سنی تھیں انہیں قرآن پاک کی تصنیف کے دوران اپنی زبان میں نہ لکھ سکے اور اپنی زبان کی مہارت دکھانے لیے آپ ﷺ نے غیر عربی الفاظ کا انتخاب کیا

2۔ قرآن پاک خالص عربی زبان میں نہیں لکھا گیا۔

3۔ قرآن پاک کے الفاظ یہودیت اور عیسائیت سے مستعار ہیں۔

اس کے علاوہ آرتھر جیفری کی کتاب 'The foreign vocabulary of the quran' کا جائزہ لیا ہے جس میں جیفری کا اصل مقصد قرآن اور حضور ﷺ کی زندگی پر یہودیت کے اثرات کی وضاحت کرنا ہے۔

اس باب کے آخر میں مہر علی نے جے۔اے۔ بیلامے کے "journal of the American oriental society" کیلئے لکھے گئے چار مقالہ جات کا تعاقب کیا ہے جن میں اس نے دعویٰ کیا ہے کہ قرآن پاک کو اصل نسخے سے دوبارہ تحریر کرتے ہوئے کافی غلطیاں ہوئیں جن میں سے 22 مقامات پر اس نے غلطیوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔اور ان میں دوبارہ ترمیم کی تجویز بھی دی ہے۔

تیرھویں باب کا عنوان "The orintalists translations of the quran" ہے اس باب میں مہر علی نے مستشرقین کے تراجم قرآن کا جائزہ کیا ہے ان تراجم قرآن کی فہرست درج ذیل ہے۔

سال	زبان	ترجمہ کا نام	مترجم کا نام
1143	لاطینی		Robert Ketenensis
1547	اطالوی	*L' Alcorano di Macometto*	Andrea Arrivabene
1616	جرمن	*Alcoranus Mahometicus*	Solomon Schweigger
1647	فرانسیسی	L'*Alcoran de Mahomet*	Andre du Ryer
1649	انگریزی	*The Alcoran of Mahomet*	Aexander Ross
1734	انگریزی	*The Koran: commonly called the Alcoran of Muhammad*	George sale
1861	انگریزی	*The Koran: translated from the Arabic, the surahs arranged in chronological order, with notes and index.*	Rodwell
1880	انگریزی	*The Qur'an*	E.H.Palmer
1937-39	انگریزی	*The Qur'an: Translated with a critical rearrangement of the Surahs.*	Richard Bell
1955	انگریزی	*The Koran Interpreted.*	A.J Arberry

آخری باب میں مہر علی نے اوپر کی گئی تمام بحث سے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مستشرقین نے قرآن پاک پر حملہ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور وہ اسی کوشش میں لگے رہے کہ کسی طرح یہ ثابت کریں کہ قران پاک رسول اللہ کی تصنیف ہے۔

2. Reading the Quran

The Contemporary Relevance of the Sacred Text of Islam

یہ سردار صاحب کی مایہ ناز کتاب ہے جس میں وہ بے دھڑک اپنی سوچ کی قرآن اور مضامین قرآن کے حوالے سے گفتگو کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ سردار صاحب کو پاکستانی Orientialist یعنی مستشرق کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ 2011ء میں انگلستان میں شائع ہوئی اور دوسری مرتبہ 2015ء میں Hurst & Company, London نے شائع کیا۔ پہلے حصے کا عنوان ہے Overview جس میں اس نے درج ذیل عنوانات قائم کئے ہیں۔

1. The Quran and Me
2. Style and Structure
3. Approach and Interpretations
4. Questions of Authority
5. Limits of Translations

جبکہ دوسرے حصے کا عنوان By Way of Tradition رکھا گیا ہے۔ جس میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کے مضامین کو بنیاد بنا کر 21 عنوانات کو زیر بحث لایا گی ہے جن میں خدا کی صفات، صراط مستقیم، قرآن اور شک، منافقت، جنت، برائی اور ناکامی، بنی اسرائیل، مڈل کمیونٹی، نیک لوگ، قانون مساوات، روزہ، جنگ اور امن، حج، ارتداد اور ہجرت، شادیاور طلاق، قیادت کی خصوصیات، خدا کی عظمت اور آزادی مذہب، خدائی دلائل، خیرات اور سود، گواہی اور نماز جیسے موضوعات پر سردار صاحب نے قرآن سے استدلال کرتے ہوئے اپنے افکار پیش کئے ہیں۔

اس کتاب کے تیسرے حصے کا عنوان سردار صاحب نے Themes and Concepts رکھا ہے۔ اس میں قرآن سے متعلقہ 13 موضوعات کو ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں تعارف، انبیاء اور وحی، ناسخ و منسوخ، وقت اور تاریخ، سچائی اور کثرتیت، انسانیت اور تنوع، دلیل اور علم، جرم و سزا، فطرت اور ماحولیات، اخلاقیات اور آداب، پڑھنے اور لکھنے جیسے موضوعات سے متعلق قرآنی تصورات کو اپنی ذہنی اختراع کے مطابق بیان کیا ہے۔

اس کتاب کا چوتھا حصہ Contemporary Topics کے عنوان کے ساتھ معنون ہے۔ جس میں سردار صاحب نے مزید 14 موضوعات کو قرآن سے استدلال کرتے ہوئے اپنے تفردات کو جامہ پہنانے کی ایک کامیاب کوشش کی ہے۔ وہ موضوعات تعارف، شریعہ، طاقت اور سیاست، کثرت ازدواج، سیکس اور سوسائٹی، ہم جنس پرستی، حجاب، آزادی اظہار، سائن اور ٹیکنالوجی، خودکشی، ارتقاء، آرٹ موسیقی اور تخیلات اور مرثیہ ہیں جن کو عصر حاضر کے تناظر میں زیر بحث لایا گیا ہے مگر اوپر ذکر کردہ چند موضوعات ایسے ہیں جن کے بارے سردار صاحب کے تفردات اور نظریات صریحاً قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ آنے والے ابواب میں یہ چیز بلکل عیاں ہو جائے گی۔